دل کی بات　　　　مدیر

قاتل ریمنڈ ڈیوس: حقائق اور خدشات

ابھی پاک سرزمین پر امریکی ڈرون حملوں کا سلسلہ جاری تھا کہ ۲۷/جنوری کو لاہور میں امریکی شہری ریمنڈ ''ڈیوس'' نے دن دہاڑے سرِعام فائرنگ کر کے دو بے گناہ پاکستانی شہریوں فیضان حیدر اور فہیم شمشاد کو قتل اور پانچ افراد کو زخمی کر دیا۔ ریمنڈ ڈیوس کی مدد کے لیے امریکی سفارت خانے کی ایک گاڑی ٹریفک کے تمام قوانین کو توڑتے ہوئے اتنی تیز رفتاری سے موقع پر پہنچی کہ راستے میں ایک اور شہری عباد الرحمٰن کو روندتے ہوئے کچل ڈالا۔

پاکستان میں امریکی مداخلت اس قدر جارحانہ انداز میں بڑھ رہی ہے کہ نوبت بایں جا رسید اب امریکی ہمارے شہروں میں نہ صرف کھلے عام سڑکوں پر دندنا رہے ہیں بلکہ بے گناہ شہریوں کو قتل بھی کر رہے ہیں۔ ملکی خودمختاری کا خاتمہ تو ملعون پرویز مشرف نے ہی کر دیا تھا۔ رہی سہی کسر موجودہ حکمرانوں نے نکال دی ہے۔

ریمنڈ ڈیوس کون ہے؟ وہ کس مشن پر لاہور کے مصروف ترین علاقے چوبرجی جا رہا تھا؟ وہ کس حیثیت میں کھلے عام سڑکوں پر گشت کر رہا تھا؟ اس راز سے شعوری طور پر قوم کو بے خبر رکھا جا رہا ہے۔ یہ حسنِ اتفاق ہے کہ ہماری بہادر پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا۔ امریکیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ امریکی سفارت خانے کا اہلکار ہے۔ پاکستانی شہری اس کا تعاقب کر رہے تھے اور اس نے اپنے دفاع میں گولیاں چلائیں۔ چنانچہ اُسے استثنا حاصل ہے۔ لہٰذا حکومتِ پاکستان اُسے فوراً رہا کرے۔ لیکن ڈیڑھ ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک امریکی اُسے اپنا سفارتی اہلکار ثابت نہیں کر سکتے۔ حکمران اُسے سفارتی حیثیت میں استثنا دے کر چھوڑنا چاہتے ہیں لیکن عوامی ردِّعمل کے خطرے کے پیشِ نظر ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔ خود حکومتی حلقوں میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، جس کا تازہ ترین ثبوت سابق وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کی نئی کابینہ سے علیحدگی ہے۔

ریمنڈ ڈیوس کے بارے میں میڈیا نے جو معلومات فراہم کی ہیں، وہ قابلِ غور بھی ہیں اور باعثِ تشویش بھی۔ وہ ایک تجربہ کار کمانڈو ہے۔ جبھی تو اس نے نو گولیاں چلائیں اور ایک بھی ضائع نہیں کی۔ اس نے جو گن استعمال کی وہ انتہائی مہلک، خطرناک اور ممنوعہ اسلحہ کی فہرست میں آتی ہے۔ اُسے بلیک واٹر کا انتہائی تربیت یافتہ کمانڈو بھی بتایا جا رہا ہے۔ پاکستان کی سرحدوں کے نقشے اور تصاویر اس سے برآمد ہوئیں۔ انتہائی حساس دفاعی مراکز کی تصاویر اور ڈی کوڈ کرنے کا سسٹم اس کے پاس موجود تھا۔ اعلیٰ تحقیقاتی اداروں کی رپورٹ کے مطابق ریمنڈ ڈیوس اس کا فرضی نام ہے۔ اصل نام

''جارج فرنینڈس'' ہے۔وہ پاکستان میں سی آئی اے کا سٹیشن چیف ہے۔ پشتو، فارسی سمیت چھے زبانیں جانتا ہے۔ امریکی فوجی ہے اور کور ایم فائیو میں خدمات انجام دیتا رہا ہے۔ اس نے کارمیلا کا نزائے کو ڈرون حملوں کی چپ دی۔

یہ سب باتیں حکومت کے علم میں ہیں اور عدالت کو بھی فراہم کی جا چکی ہیں۔ مقدمہ عدالت میں ہے اور امریکی، ہماری عدالتوں کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں۔ اخباری خبر کے مطابق ریمنڈ نے چالان پر دستخط کرتے ہوئے عدالت میں کہا کہ اُسے استثنیٰ حاصل ہے لہٰذا رہا کیا جائے۔

ہمارے حکمران امریکی استعمار کی اس کھلی دہشت گردی کو ہضم کر لیتے ہیں اور ڈیوس کو رہا کر دیتے ہیں تو یہ ملکی سلامتی اور قومی وقار کے ساتھ بدترین مذاق ہوگا۔ حکمران اگر محبِّ وطن ہیں اور پاکستان کی خود مختاری کا تحفظ اور دفاع کرنا چاہتے ہیں تو جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکا کو صاف جواب دیں کہ اس کا فیصلہ ہماری عدالت کرے گی۔

امریکی دہشت گردوں نے پاکستان کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بے گناہ قید کر رکھا ہے۔ امریکا سے مطالبہ کیا جائے کہ عافیہ صدیقی کو رہا کرے۔ پاکستان پر ڈرون حملے بند کرے اور پاکستان کی خود مختاری کا احترام کرے۔

یہ ایک اہم موقع ہے۔ حکمران اپنی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کریں۔ نام نہاد دہشت گردی کے خلاف امریکا اور اس کے اتحادیوں کی مدد بند کرے۔ اس جنگ میں پاکستان نے سب سے زیادہ نقصان اٹھایا لیکن امریکا پھر بھی ''ڈو مور'' کا مطالبہ کر رہا ہے۔ امریکا سے دوستی کوئلوں کی دَلّالی میں منہ کالا کرنے کے مترادف ہے۔

امریکا کسی کا دوست نہیں۔ وہ جس سے دوستی کرتا ہے، سب سے پہلے اُسے ختم کرتا ہے۔ پاکستانی حکمرانوں نے امریکا کے لیے جو کچھ کیا وہ انتہائی شرمناک اور افسوسناک ہے۔ قومی غیرت وحمیت کو قرضوں کے عوض گروی رکھ دیا گیا ہے۔ مصر، لیبیا اور تیونس کی تازہ لہریں مسلم دنیا کے حکمرانوں کے لیے عبرت آموز سبق ہیں۔ ان لہروں میں بھی امریکی سازشوں کا زہر شامل ہے۔ ہمیں ان سازشوں سے بھی بچنا ہے اور زہر سے بھی۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب سولہ کروڑ عوام کے حقوق محفوظ ہوں گے۔ جب حکمران قوم کے خادم ہوں گے تو قوم بنے گی۔ جو ملک کے لیے بھی لڑے گی اور حکمرانوں کے لیے بھی۔ لیکن جب لٹیرے، نااہل اور بددیانت مسندِ حکومت پر قابض ہو جائیں تو پھر انقلاب ہی آیا کرتے ہیں۔ جلد یا بدیر۔ اور انقلاب کا سیلاب سب کچھ بہا لے جائے گا۔

☆☆☆